احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 13- اکتوبر 1998ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 13- اکتوبر 1998ء 21 جمادی الثانی 1419 ہجری - 13 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 227

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت ایک نعمت ہے

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسی نعمتیں ہیں جن کی اکثر لوگ ناقدری کرتے ہیں۔ یعنی صحت اور فارغ وقت۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الصحۃ والفراغ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 19 ص 26)

یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے۔ اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 427)

اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ (-)

اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقت ضائع کرنے سے بچو اور اسے قیمتی کاموں میں صرف کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پاکستان کو جب کوئی خطرہ پیش آیا جماعت سب سے بڑھ کر اس کے لئے قربانی کرے گی تو لازمی طور پر دوسرے لوگ بھی ہماری جماعت کی نقل کرنے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور اس طرح لوگوں کو بتائیں کہ ملک اور قوم کی خدمت کے معاملہ میں ہم جماعت احمدیہ کے افراد سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ملک کو فائدہ پہنچ جائے گا چاہے وہ ایسا طریق ہمارے بغض کی وجہ سے اختیار کریں یا رشک کی وجہ سے کریں یا مقابلہ کی خواہش کی وجہ سے کریں۔ بہرحال جتنے لوگ آگے آئیں گے اتنا ہی یہ امر ملک کے لئے مفید اور بابرکت ہوگا۔ پس جماعت کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں مگر ذمہ داریوں کا احساس آپ ہی آپ پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے پہلے اپنی ذہنیت میں تغیر پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جب تک وہ ذہنیت پیدا نہ ہو اس وقت تک لوگوں کا وجود نفع رساں نہیں ہو سکتا۔

سب سے پہلی چیز جس کو مدنظر رکھنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ وقت کی قیمت کا احساس ہے۔ ہمارے ملک میں لوگوں کو وقت ضائع کرنے کی عام عادت ہے۔ بازار میں جاتے ہوئے کوئی شخص مل جائے تو سلام کہہ کر اس سے گفتگو شروع کر دیں گے اور پھر وہ دو دو گھنٹے تک باتیں کرتے چلے جائیں گے۔ (-) میں اس کے لئے آپ لوگوں کو ایک موٹا طریق بتاتا ہوں۔ اگر آپ لوگ اسے اختیار کرلیں تو یقیناً آپ سمجھ سکیں گے کہ آپ اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ غیر ضروری بلکہ لغو باتوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ طریق یہ ہے کہ چند دن آپ اپنے روزمرہ کے کام کی ڈائری لکھیں جس میں یہ ذکر ہو کہ میں فلاں وقت اٹھا۔ پہلے میں نے فلاں کام کیا پھر فلاں کام کیا۔ دن کو تین حصوں میں تقسیم کرلیں اور ہر حصہ کے ختم ہونے پر ۵۔۱۰ منٹ تک نوٹ کریں کہ آپ اس عرصہ میں کیا کرتے رہے ہیں۔ اس طرح آٹھ دس دن مسلسل ڈائری لکھنے کے بعد دوبارہ اپنی ڈائری پر نظر ڈالیں اور نوٹ کریں کہ ان میں سے کون کون سے کام غیر ضروری تھے۔ اس کے بعد آپ اندازہ لگائیں کہ روزانہ 24 گھنٹوں میں سے کتنا وقت آپ نے ضروری کاموں میں صرف کیا اور کتنا غیر ضروری کاموں میں صرف کیا۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ بہت جلد یہ اندازہ لگا سکیں گے کہ آپ کی بہت سی زندگی رائیگاں چلی جارہی ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں صرف آٹھ دس دن ایسا کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جن کاموں کو آپ بوجھ محسوس کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض دفعہ گھنٹہ گھنٹہ بھر یہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ مرگئے بہت بڑا بوجھ آپڑا ہے ذرا بھی فرصت نہیں ملتی۔ ان کاموں میں آپ بہت تھوڑا وقت صرف کرتے ہیں اور اکثر حصہ لغو کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ پس ایک تو یہ تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو کہ وقت ضائع کرنے سے بچو اور اسے زیادہ سے زیادہ قیمتی کاموں میں صرف کرنے کی کوشش کرو۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 304)

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترم حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈ شدہ:-23- ستمبر98ء
نشریہ:-26- ستمبر1998ء

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی نمائندہ کی نظم عزیزہ شوکت نے ترنم کے ساتھ پڑھی۔

تری خاطر عقیدت کے خزانے لے کے آئی ہوں
تری خاطر محبت کے فسانے لے کے آئی ہوں

مرے اہل وطن دیدار کو تیرے ترستے ہیں
میں انکے داغ ہائے دل دکھانے لے کے آئی ہوں

جدائی لاکھ ہو لیکن محبت کا تقاضا ہے
ترا ہر حکم ہر خواہش میں ہر لحہ بجا لاؤں

جو نغمے پیار و الفت کے بکھیرے تو نے دھرتی پر
وہی نغمے محبت کے میں گاتی ہی چلی جاؤں

ایک واقعہ

حضرت عبدالرحمٰن صاحب مدراس والے حضرت مسیح موعود سے بہت محبت کرتے تھے حضرت مسیح موعود بھی ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن صاحب بہت دیانتدار تاجر تھے۔ ایک دفعہ تمام سازو سامان سے لدا ہوا ان کا سمندری جہاز غائب ہوگیا۔ دیوالیہ نکل جانا تھا۔ لوگوں سے مال لیا کرتے تھے لوگوں کو بھی آپ پر بے انتہاء اعتبار تھا۔

بہرحال حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یہ کیفیت ہے۔ لوگوں کے اموال دینے ہیں۔ کیا کیا جائے؟

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کوئی حرج نہیں آپ یوں کریں کہ گھر میں جو قیمتی اشیاء ہیں زیورات وغیرہ ان کو نکالو جن جن سے تجارت کے لئے مال لیا ہوا ہے ان کو ادا کردیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں اسی طرح کیا۔ لیکن لوگوں پر اس قدر اثر ہوا کہ لوگوں نے کہا آپ اپنا مال اپنے پاس رکھیں اللہ کی مرضی ہے اگر اللہ چاہے تو وہ بھی مل جائے گا۔

حضرت مسیح موعود نے دعا کی جو گمشدہ مال ہے وہ بھی مل جائے۔ تو عجیب خدا کی قدرت کہ ڈاکو پکڑے گئے اور جہاز مع سامان کے مل گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

حضرت مسیح موعود نے یہ جو ترکیب بتائی کہ جو مخفی ہے وہ نکالو یہ بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے۔ اپنا پیارا تاجر تھا کہہ سکتے تھے عدالت میں چلے جاؤ قرقی کروالیں، گھر کا (سامان) تو بچ جائے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی دیانت کا تقاضا دیکھیں کیسا تھا اس کے باوجود اس کو کہا سب کچھ دے دو۔ تو یہ ایک واقعہ تھا جو آج میں نے تبرک کے طور پر رکھا تھا۔ کہ اس سے شروع کریں گے۔

لطائف

○ ایک شخص کتا بہت مہنگا بیچ رہا تھا کسی نے کہا اس کی اتنی قیمت تو نہیں لگتی۔ اس نے کہا بات یہ ہے کہ یہ بہت وفادار کتا ہے اس کی اس خوبی کی وجہ سے یہ قیمت لگا رہا ہوں۔ یقین کرو میں نے اس کو چھ دفعہ فروخت کیا اور یہ چھ دفعہ ہی میرے پاس واپس بھاگ آیا یہ اتنا وفادار ہے۔

○ ایک بچے نے اپنی ماں کو بتایا کہ بھائی بہت بدتمیز ہے جس کرسی پر مہمان نے بیٹھنا تھا اس نے اس کرسی کے عین درمیان میں کیل گاڑ دیا تھا۔

ماں نے گھبرا کر کہا یہ تو بہت برا ہوا مہمان کو تکلیف ہوئی ہوگی۔

بچے نے کہا اماں گھبرائیں نہیں مہمان جب بیٹھنے لگا تو میں نے فوراً پیچھے سے کرسی کھینچ دی تھی۔

قناعت سے سب کچھ ملتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

○ "کہتے ہیں کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا راستہ میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا ستر ہی ڈھانکا ہوا تھا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی کیا حال ہے۔ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہوگئی ہوں اس کا حال کیسا ہوتا ہے؟ اسے تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح حاصل ہوگئی ہیں۔ فقیر نے کہا جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہوگئیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ سب حاصل کرنا چاہتا ہے تو تکلیف ہی ہوتی ہے لیکن جب قناعت کرکے سب کچھ چھوڑ دے تو گویا سب کچھ ملتا ہوتا ہے۔ نجات اور مکتی یہی ہے"

(ملفوظات جلد سوم ص422)

نعت

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عرشِ عظیم ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیش نظر ہے شانِ محمدؐ، ذہن میں ہیں احسانِ محمدؐ
کیوں نہ ہوں پھر قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دل شیدائے آنِ محمدؐ، روحِ فدائے شانِ محمدؐ
وجد میں ہیں مستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بے تعداد احسانِ محمدؐ، بے پایاں فیضانِ محمدؐ
رحمتِ حق قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
از آدمؑ تا حضرت عیسٰیؑ سب عالی رتبہ ہیں لیکن
اور ہی کچھ ہے شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے بہتر سب سے اعلٰی سب اعجازِ رُسل سے بالا
معجزہَ قرآنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عاقل پر کرتا ہے ہویدا اِنْ ھُوَ اِلاَّ وَحیٌ یُّوحٰی
توقیرِ فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اے پرسانِ شانِ محمدؐ، جویائے فیضانِ محمدؐ
دیکھ ذرا قرآنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عینِ عنایت، چشمۂ رحمت، بحرِ حقیقت حسنِ رسالت
خُلقِ عالی شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صدیوں کے مُردوں کو جِلایا، پیغامِ توحید سنایا
روحِ رواں قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لرزاں تھے شاہانِ زمانہ، حیرت میں ہر اک فرزانہ
کیا تھی شوکت و شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
امنِ جہاں قائم فرمایا، جو جس کا حق تھا دلوایا
قربانِ فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سارے بد افعال چھڑائے سب عمدہ اخلاق سکھائے
جانِ جہاں قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہ جہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

تاش کھیلنا

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے تاش کھیلنے کے متعلق دریافت کیا۔

حضور نے لکھوایا۔ میں اس کھیل کو حرام تو نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں یا یہ تھی ہی نہیں۔ یا آپ کو اس کی اطلاع نہ تھی۔ کیونکہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وقت کے ضائع کرنے میں سب سے زیادہ حصہ اسی کا ہے۔ دوسرے اس کے برا سمجھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو کام کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ یا اکثر جن لوگوں کو اس کی عادت ہوتی ہے۔ ان کو آوارہ لوگوں کی صحبت میں رہنا پڑتا ہے اس لئے یہ ان کی تباہی کا موجب بن جاتی ہے۔ پس کیا بلحاظ اس کے کہ یہ توجہ کو بہت ہی زیادہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ انسان کو اس کے ذریعہ سے نہایت ہی گندی اور خطرناک صحبت کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کم سے کم اکثر لوگوں کے لئے یہ بمنزلہ حرام ہی کے ہے۔

(الفضل قادیان 25 ستمبر 1922ء)

صفت کن فیکون

فرمایا۔ میں نے ایک کتاب پر صفات باری کے متعلق نوٹ کیا ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ اگر یہ سوال ہو کہ یہ جو کہا جاتا ہے انسان صفات باری کا مظہر ہو جاتا ہے۔ تو خدا کی صفت کن فیکون کی مظہریت کی مثال کیا ہے۔ میں نے وہاں اس کا جواب لکھا ہے کہ جب انسان ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کی خواہشات مٹ جاتی ہیں۔ اور خدا ہی کی مرضی اس کی مرضی ہو جاتی ہے۔ تو خدا اس کے ذریعہ کن کہلواتا ہے۔ اور وہ خدا ہی کا کن کہنا ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا حضرت مسیح موعود نے بھی اس مضمون کی طرف اپنی ایک کتاب میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ انسان کو ایک مقام ایسا ملتا ہے جہاں وہ کن فیکون کہتا ہے۔

اعلیٰ تعلیم کے بعد دین کی تعلیم

فرمایا کہ اگر ایک شخص ایسا ہو جو ڈاکٹری پڑھنے یا ایم اے ہونے کے بعد کم از کم دو سال اور دین سیکھنے کے لئے طالب علمی کرنے کو تیار ہو تو ہم اس کے متعلق یہی پسند کریں گے کہ وہ پہلے ایم۔ اے ہو جائے۔ یا ڈاکٹری پڑھ لے۔ لیکن جو ڈاکٹری پاس کرنے اور ایم اے ہونے کے بعد طالب علمی نہ کر سکتا ہو۔ اس سے ہم ابھی کام لیں گے کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جب نوجوان طلباء کسی کام کے قابل ہوتے ہیں۔ تو پھر ان کا پہلے سا ارادہ نہیں رہتا۔ حالانکہ حالت یہ ہونی چاہئے۔ کہ جب بھی اور جس حال میں بھی وہ ہوں۔ اگر ان کو خدمت دین کے لئے بلایا جائے تو آ جائیں۔ اور ان کو اس کا احساس نہ ہو۔ کہ ہمارے امتحان میں دو مہینے باقی ہیں یا اتنا عرصہ ہے۔

آدمیوں کو نکما بنانا مقصود نہیں

فرمایا۔ ہمارا کبھی یہ منشاء نہیں ہوتا۔ کہ لوگ کام چھوڑ دیں۔ اور دوسروں پر پڑے رہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ تمام لوگ محنت کے کام کریں۔ اور خوب کریں۔ لیکن ان کاموں میں اس طرح محو نہ ہو جائیں۔ کہ جب ان کو دین کے لئے بلایا جائے۔ تو ان کو اپنا کام چھوڑنا دوبھر ہو۔ بلکہ ان کی یہ حالت ہونی چاہئے۔ کہ جب ان کو بلایا جائے۔ وہ آئیں اور خوش ہوں۔

قربانی سے عقل تیز ہوتی ہے

فرمایا۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ ہر بار مال قربان کرتے تھے۔ اور ہزاروں روپیہ دیتے تھے۔ لیکن کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا تھا۔ کہ وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قربانی سے عقل تیز ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ سمجھ گئے۔ کہ خدا کی راہ میں قربانی سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور یہ صحیح مصرف ہے۔ پھر دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں برکت بھی اتنی دی تھی کہ جو بے اندازہ ہے۔

ہمارے نوجوان مربی کس رنگ میں نکلیں

فرمایا۔ ہمارے نوجوان مربی جب نکلیں خواہ ہم مستقل طور پر رہبانیت کو برا اور خلاف دین ہی سمجھتے ہیں۔ مگر جب وہ ایک دفعہ درویشانہ حالت میں نکلیں اور انگریزی میں لیکچر دیں۔ تو دنیا کو الٹ سکتے ہیں۔

لباس کی سادگی

فرمایا۔ ہم اسی سادہ لباس میں لاہور جاتے ہیں۔ ہر ایک طبقے کے لوگ ملتے ہیں۔ میرا لباس تو پھر بھی اچھا ہوتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو تو اس کا بالکل خیال نہیں ہوتا تھا۔ ایک دفعہ میں بخاری لئے جا رہا تھا۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا مولوی صاحب کے پاس جاتا ہوں اور یہ بخاری ہے۔ فرمایا مولوی صاحب سے دریافت کرنا کہ بخاری میں جمعہ کے دن تزئین کرنے کی بھی کوئی حدیث ہے؟ میں نے جا کر اسی طرح کہہ دیا۔ زمانہ خلافت میں آپ کسی قدر لباس کا خیال فرماتے تھے۔

(الفضل 2۔ اکتوبر 1922ء)

ذبیح اللہ کون تھا؟

سوال۔ توریت میں حضرت اسماعیل کی نسبت قربانی کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ حضرت اسحٰق کا ہے۔ اور قرآن میں حضرت اسماعیل کا۔ یہ اختلاف کیوں ہے۔ کس کو غلط ثابت کریں۔ جبکہ توریت ایک قدیمی کتاب ہے۔

جواب اس میں کوئی شبہ نہیں کہ توریت میں قربانی کے متعلق اسحاقؑ کا ہی ذکر ہے۔ لیکن خود توریت سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ اسحاقؑ قربان ہی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ اسحاقؑ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے ہیں۔ اور بڑے بیٹے حضرت اسماعیلؑ ہیں۔ قربانی تب ہی اپنی اصلی شان میں ظاہر ہوتی ہے جبکہ اکلوتے بیٹے کے ذبح کرنے کے لئے وہ تیار ہوتے' دو میں سے ایک کو قربان کر دینا یا اس کے لئے تیار ہو جانا ایسا فعل نہیں ہے۔ جیسا کہ اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جانا۔ شاید یہ کہا جاوے۔ کہ پہلی بیوی کی اولاد تو حضرت اسحاقؑ ہی تھے۔ اس لئے وہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محبوب اور پسند ہوں گے مگر یہ بات درست نہیں۔ اس لئے کہ بائبل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت اسحاق کی بشارت حضرت ابراہیمؑ کو دی گئی۔ تو انہوں نے خدا تعالیٰ سے یہ کہا کہ مجھے اور بیٹے کی ضرورت نہیں۔ حضرت اسماعیلؑ ہی زندہ رہے۔ یہ کافی ہے۔ اس سے اس محبت اور پیار کا پتہ چلتا ہے جو حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسماعیلؑ سے تھی۔ علاوہ ازیں خود بائبل ہی میں ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے اکلوتے اور پلوٹھے بیٹے کی قربانی کی۔ اور وہ الفاظ حضرت اسحاقؑ کے اوپر چسپاں ہو ہی نہیں سکتے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے اس زمانہ میں کہ بائبل میں تغیرات کئے گئے۔ اسماعیلؑ کی جگہ اسحاقؑ کا نام لکھ دیا ہے۔ تاکہ وہ فضیلت ان کے خاندان میں رہے۔ اور اس قسم کے تغیرات بائبل میں بہت ثابت ہیں۔

(الفضل 28۔ اگست 1922ء)

اخراجات میں میانہ روی

ایک دوست نے لکھا کہ 1917ء میں انہوں نے سب ناجائز وسائل آمدنی کو ترک کر دیا ہے۔ اور بڑی دعائیں کی ہیں۔ مگر ابھی تک تکالیف کا پہاڑ سر پر ہے۔ اس اثنا میں کئی دفعہ میرے لئے موقع تھا کہ ناجائز آمدنی سے فائدہ اٹھا لیتا مگر میں اپنے عہد پر قائم رہا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر وقت مد نظر رکھا۔ مگر میری مشکلات میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور کرے۔ اور کوئی اچھا سامان پیدا کر دے۔ حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ دعا بھی انسان کی کوشش کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی انسان اپنے معمولی اور روزانہ اخراجات کو اپنی آمد سے کم رکھتا ہے۔ لیکن غیر معمولی اخراجات آپڑتے ہیں جن کا روکنا اس کے اختیار میں نہیں ہوتا تو ایسے شخص کی دعا پر اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے اور کوئی نہ کوئی راستہ کھول دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے معمولی اخراجات کو جن کا کم کرنا یا زیادہ کرنا اس کے اختیار میں ہے ان میں کمی نہیں کرتا اور پھر دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کر دے۔ اگر وہ ایسے اشخاص میں سے نہیں ہے جن کی ضروریات کے پورا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہوا ہوتا ہے۔ تو اس کی دعا خدا تعالیٰ کے قانون سے تمسخر ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص اپنے عمل سے اپنی زبان کی مخالفت کر رہا ہوتا ہے۔ اسی اصل کے ماتحت آپ اپنی حالت پر غور کریں اور اس کے مطابق تبدیلی پیدا کریں۔ تو وہ آپ کی دعا کو بھی سننے لگ جاوے گا۔

منافق کی علامات

ایک بھائی نے دریافت کیا۔ کہ منافقوں کو ہم کیسے پہچانیں۔ ان کے نشان کیا ہیں۔

جواب میں حضور نے فرمایا۔ منافق وہ ہوتا ہے جو جماعت میں فتنہ ڈالتا ہے۔ جماعت کے کام سے اس کو ہمدردی نہیں ہوتی۔ اگر جماعت کا اتفاق اس کی رائے کے خلاف کسی بات پر ہو جاوے اور اس میں عمل کرنے میں نقصان ہو تو وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے اور کہے کہ دیکھا ہماری رائے کے نہ ماننے سے یہ برا نتیجہ نکلا۔ جو دشمن کے عیوب کے چھپانے اور اپنے لوگوں کے عیوب کو شائع کرنے کی کوشش کرے۔ یہ تفصیلی طور پر کچھ باتیں ہیں جن سے منافق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ لفظی تعریف یہ ہے کہ جو باطن میں کچھ ہو۔ اور ظاہر میں کچھ۔ رسول کریم ﷺ نے چند باتیں بیان فرمائی ہیں کہ وہ لڑے تو گالیاں دے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ امانت میں خیانت کرے۔

(الفضل 7 دسمبر 1922ء)

قادیان میں آنا

حضور نے ایک صاحب لکھوایا۔

قادیان میں آنا دو موقعوں پر بڑا ضروری ہوتا ہے۔ ایک جلسہ کے موقع پر۔ وہ خاص برکات کے نزول کا اور وعظ و نصیحت اور دوستوں سے ملنے کا موقع ہوتا ہے۔ اور ایک کسی ایسے موقعہ پر جب لوگوں کا زیادہ ہجوم نہ ہو۔ تاکہ ذاتی تعارف پیدا ہو سکے۔ ہجوم کے دنوں میں اتنی فرصت نہیں ہوتی کہ ہر شخص سے الگ الگ ملاقات کی جائے۔ یا اس کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ پس دونوں ہی موقعوں پر آپ کو ایک دفعہ آنا چاہئے۔ ایک دفعہ میں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ اکثر لوگ ایک دفعہ آکر پھر آتے ہی رہتے ہیں۔"

گھر میں نماز پڑھنا

ایک دوست نے لکھا۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں گھر میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ کہ ایک شخص آیا۔ اور آتے ہی کہا۔ کہ گھر میں نماز

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگان سلسلہ کا مختصر تعارف

فرح نصیر صاحبہ

سلسلہ احمدیہ کے اولین مؤرخ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولین مورخ ہونے کا شرف رکھنے والے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی 29 نومبر 1875ء کو ضلع جالندھر کے ایک غیر معروف اور چھوٹے سے گاؤں "جاڈلہ" میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام شیخ محمد علی تھا۔ آپ کے دادا شیخ سلطان علی صاحب کا حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب والد ماجد حضرت مسیح موعود کے ساتھ گہرا تعلق تھا اس طرح آپ کے خاندان کو حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے تیسری پشت سے ہی عقیدت تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ بچپن ہی میں وفات پا گئیں اور آپ نے اپنا بچپن اپنی خالہ کے پاس گزارا۔

تعلیم

آپ کی تعلیم کی ابتداء جاڈلہ ہی سے ہوئی۔ پرائمری پاس کرنے سے قبل ہی مذہبی تعلیم اور مذہبی مسائل پر گفتگو کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ پرائمری کے بعد آپ نے مڈل اسکول سے مڈل پاس کیا۔ اسی زمانہ میں آپ خدا کے حضور یہ دعا کیا کرتے کہ:۔

"اے اللہ مجھے خدمت دین کا موقع دے اور ایسی جماعت میں رہنے کی توفیق دے جو حمایت دین کا جوش رکھتی ہو۔"

آپ یونیورسٹی سے مڈل امتحان میں امتیاز اور وظیفہ لے کر کامیاب ہوئے جب لدھیانہ کے سکول میں داخل ہوئے تو وہاں پہنچ کر آپ کا مذہبی شوق ترقی کر گیا اور اخباری مذاق نے اخبار نویسی کی صورت اختیار کر لی آپ کے وقت کا بڑا حصہ عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ میں گزرتا۔ انہی ایام میں آپ نے عربی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور ساتھ ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر بھی سیکھی۔

حضرت مسیح موعود سے

ملاقات

87-1886ء میں حضرت چوہدری رستم علی خان صاحب کے ذریعہ آپ حضرت مسیح موعود کی کتاب "براہین احمدیہ" دیکھ چکے تھے۔ گو اس وقت اس کتاب کو سمجھنے کی اہلیت تو نہ تھی تاہم پڑھنے کا شوق بے حد تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود سے اپنی پہلی ملاقات کے متعلق حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف مجھے 1889ء میں اس وقت ہوا جب کہ حضرت مسیح موعود بیعت لینے کے لئے لدھیانہ پہنچے تھے۔ آپ کے عشاق اور اس شمع کے پروانے اڈ اڈ کر لدھیانہ پہنچ رہے تھے اور تخلیئے میں اپنے آقا کے ساتھ عہد و پیماں باندھ رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسان نہیں فرشتے چل رہے ہیں۔ وہ نور جو حضرت مسیح موعود کو دیا گیا اس سے آپ اپنے مریدوں کو فیض یاب کر رہے تھے۔"

آپ کو بیعت کے بعد خدا کے فضل سے خدمت سلسلہ سے بھرپور زندگی گزارنے کی توفیق عطا ہوئی۔

پیسہ اخبار کے دفتر میں ملازمت کے دوران ہی آپ نے 1893ء میں بمقام لاہور بمکان محبوب (ارائیاں) دوبارہ بیعت کی اور لاہور کے تمام ایمان افروز واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا 1893ء میں انٹرپاس کر کے آپ نے تعلیمی سلسلہ کو ختم کر دیا۔

آپ نے بہت چھوٹی عمر میں ہی ملازمت کا خیال دل سے نکال دیا اور 18'19 برس کی عمر میں آپ نے قلم کے ذریعے قوم و ملک کی خدمت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

حضور کے ساتھ سفر

حضرت مسیح موعود 1893ء میں فیروز پور تشریف لائے تو آپ حضور کی واپسی پر رائے ونڈ تک ساتھ گئے۔ رائے ونڈ کے اسٹیشن پر حضور نے ازراہ مہربانی آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

"تم ملازم تو ہو نہیں۔ چلو لاہور تک چلو"

آپ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں لاہور تک حضور اقدس کے ساتھ آئے۔ اس سفر کے دوران وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس میں لیکھرام نے حضور کو ریلوے اسٹیشن پر سلام کہا مگر حضور نے جواب تک نہ دیا۔ کسی کے توجہ دلانے پر فرمایا:۔

اس نے آنحضرت ﷺ کی بڑی توہین کی ہے میرے ایمان کے خلاف ہے کہ میں اس کا سلام لوں۔

آپ اس واقعہ کے چشم دید گواہ تھے۔

اخبار نویسی

آپ کی زندگی کا مرکزی نقطہ "قلم" تھا۔ 1892ء سے لے کر اکتوبر 1897ء تک مختلف اخباروں میں بطور ایڈیٹر اپنی صحافت کے رنگ جمائے اور نہایت جرأت مندانہ کالم لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے ضمیر کو لالچ و خوف کے دباؤ سے محفوظ رکھنے میں کامیاب رہے۔

حضرت مصلح موعود کی

تدریس

آپ کے حصہ میں یہ سعادت بھی آئی کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے ایک ایسے اولوالعزم بچے کی تعلیمی ذمہ داریاں آپ کے سپرد کیں جس نے بڑے ہو کر مصلح موعود کے لقب سے نوازا جانا تھا۔ حضرت شیخ صاحب جب اپنی معلمی کے زمانہ کو یاد کرتے تو اپنی قسمت پر ناز کئے بغیر نہ رہ سکتے۔ لوگوں کو آپ پر رشک آتا۔ آپ فرمایا کرتے:۔

"جب حضرت مصلح موعود کی تعلیم کے لئے مجھے حضرت مسیح موعود نے مقرر فرمایا تو مجھے گھر سے بلایا گیا۔ چھوٹی (بیت) کی سیڑھیوں پر سے اندر داخل ہوا۔ حضرت اقدس تشریف لائے اور فرمایا "یعقوب علی آپ محمود کو پڑھایا کریں اور میں آپ کی خدمت بھی کروں گا" آپ نے عرض کیا کہ یہ تو میرے لئے اور میری نسل کے لئے عزت و سعادت ہے کہ مجھے اس خدمت کا موقع ملا۔ حضور نے یہ سن کر فرمایا "نہیں استاد کی خدمت کرنی چاہئے" اس طرح بچوں کو بھی سمجھ آتی ہے۔

آنحضرتؐ سے محبت

حضرت عرفانی صاحب کو جب بھی خطبہ جمعہ پڑھانے کا کہیں موقع ملتا تو آپ خطبہ کو ہمیشہ درود شریف پر ختم کرتے۔

اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین احباب جماعت کو فرمایا کرتے۔

قرآن مجید سے عشق

آپ اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ قرآن مجید پر غور و فکر کرنے اور قرآن مجید کے معارف تحریر کرنے میں صرف کرتے اور جہاں بھی اور جب بھی کسی جماعت سے مخاطب ہونے کا موقع ملتا قرآن مجید کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے۔ قرآن مجید پڑھتے وقت آپ کی طبیعت میں ایک غیر معمولی بشاشت پیدا ہو جاتی اور فرماتے۔

"جب میں درس دینے لگتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ دیتا ہی چلا جاؤں لیکن لوگ تھک جاتے ہیں۔ جب قرآن کے اسرار اور معارف ہم پر کھلتے ہیں تو ایسی خوشی اور بشاشت محسوس ہوتی ہے کہ گویا ایک خزانہ ہم کو مل گیا ہے۔"

حضرت مسیح موعود سے

عشق

حضرت عرفانی الکبیر کو حضرت مسیح موعود سے والہانہ عشق تھا۔ آپ جب حضور کا ذکر فرماتے تو آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگتے۔ آپ حضور کے پاکیزہ واقعات کا اکثر ذکر فرماتے رہتے اور فرمایا کرتے تھے کہ

"حضرت اقدس تو ایک نور تھے"

خاص واقعات

17- اپریل 1905ء کو ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان اور ہیبت ناک زلزلہ کے ظاہر ہونے کی اطلاع دی ہے۔ حضور چاہتے تھے کہ اس خبر کو بذریعہ اشتہار عام کیا جائے تا انہیں جو سعید ہیں تبدیلی کا موقع مل جاوے۔

اس اشتہار کے چھپوانے اور تقسیم کرنے کی ذمہ داری حضور نے حضرت عرفانی صاحب کے سپرد فرمائی۔

ایک مرتبہ آپ کا بیٹا ابراہیم سخت بیمار ہو گیا کہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ آپ نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ اس عرض کے ساتھ ہی آپ کے آنسو نکل گئے۔ حضور نے یہ سنکر فرمایا فکر نہ کریں میں ابھی دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہو کر جب گھر گئے تو دیکھا کہ ابراہیم کی طبیعت اچھی ہے حضرت عرفانی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے رونے کی آواز ایسے سنتا ہے جیسے ایک ماں بھی نہیں۔

تالیفات

آپ کا طریقہ تالیف و تصنیف بالکل جدا تھا۔ جب قلم پکڑ لیتے تو پھر مضمون مکمل فرماتے لیکن دوبارہ اسے نہ دوہراتے۔ آپ نے بہت سے علمی موضوعات پر بھی قلم اٹھایا مثلاً حقیقت نماز، اسماء القرآن فی القرآن، کتاب الصیام، کتاب الادب، احکام القرآن، امثال القرآن، تاریخ القرآن، تفہیم القرآن وغیرہ۔

خدمات پر یکجائی نظر

(1) "اخبار الحکم" کے ذریعے سلسلہ کا ہر قسم کا ریکارڈ محفوظ کر دیا اور تاریخ سلسلہ کا بنیادی ماخذ یہی ریکارڈ قرار پایا۔

(2) حضرت مسیح موعود کے مضامین کی اشاعت۔

(3) حضرت مسیح پاک کے ملفوظات، تقاریر اور اشتہارات کو شائع کرنا۔

(4) حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تقاریر درس القرآن کی اشاعت

(5) حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کے خطبات تقاریر کی اشاعت

(6) سیرت کے متعلق مضامین کی اشاعت

(7) جماعت کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے چھاپہ خانہ کا قیام

(8) مدرسہ تعلیم القرآن قادیان کے پہلے ہیڈ ماسٹر کے طور پر خود حضرت اقدس نے آپ کی تقرری فرمائی۔

(9) آپ نے سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کو اضلاعی اور تحصیل دار کمیٹیوں کی طرف توجہ دلائی۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری صاحب

خزانہ معلومات

متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

آئینۂ اسلام مع ویدک

دھرم کی عکسی تصویر

مہاشہ فضل حسین صاحب احمدی مہاجر قادیان نے آریوں کی ایک زہریلی کتاب "اسلام کی اندرونی تصویر" کے رد میں 174 صفحات پر مشتمل یہ مدلل کتاب تحریر کی جسے احمدیہ کتاب گھر قادیان سے باہتمام شہید پریس امرتسر شائع کیا گیا۔

کتاب کی اندرونی تقسیم یوں ہے

باب اول۔ اسلام اور تلوار

باب دوم۔ کیا مسلمان بادشاہوں نے جبراً اسلام پھیلایا

باتب سوم۔ ویدک دھرم کیسے پھیلا

آریوں نے اپنی کتاب میں بنیادی اعتراض یہ کیا تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اس کتاب میں اس کا مکمل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔

آئینۂ جمال

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے جلسہ سالانہ 1962ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت پر جو تقریر فرمائی اسے آپ نے "آئینۂ جمال" کا نام دیا۔ اکتوبر 1963ء میں مہتمم نشرو اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے 5000 کی تعداد میں ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے کتابی شکل میں اسے شائع کیا۔ یہ کتاب 99 صفحات پر مشتمل ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے تقریر کی ابتدا میں فرمایا:۔

"موجودہ تقریر اس سلسلے کی چوتھی تقریر ہے۔ میں نے اس تقریر کا نام "آئینۂ جمال" رکھا ہے۔ کیونکہ میرا ارادہ ہے کہ اس میں زیادہ تر حضرت مسیح موعود کی جمالی شان اور اس کے مختلف پہلوؤں کے متعلق کچھ بیان کروں گا....."

یہ چاروں تقریریں "سیرت طیبہ" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔

آئینۂ حق نما

حضرت اقدس مسیح موعود کے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحب نبیرہ خواجہ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے 42 صفحات پر مشتمل یہ منظوم کتابچہ تصنیف فرمایا۔ یہ کتابچہ یکم اپریل 1899ء کو مطبع انوار احمدیہ قادیان سے باہتمام حضرت شیخ یعقوب علی صاحب طبع ہوا۔ اس کی قیمت دو روپے تھی اور پہلی مرتبہ 700 کی تعداد میں شائع ہوا۔

یہ طویل نظم 1861 اشعار پر مشتمل ہے نظم کی ابتدا

خدا کی حمد ہے انساں پہ لازم
ہے اس کا شکر انس و جاں پہ لازم

سے شروع ہوتی ہے۔

صفحہ 21 سے 23 تک پیشگوئی لیکھرام کی چار ذیلی پیشگوئیاں نظم کی گئی ہیں۔

صفحہ 23 پر حضرت اقدس مسیح موعود کی نظم "عجب نوریست در جان محمد" درج ہے۔

صفحہ 24 تا آخر لیکھرام کے بارے میں پانچویں پیشگوئی اور پھر اس کی موت تک کے حالات کو منظوم کیا گیا ہے۔

آئینۂ حق نما

یہ کتاب حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ "الہامات مرزا" کے جواب میں تحریر کی۔ اور حضرت میر قاسم علی صاحب (ایڈیٹر اخبار الحق) نے اپنے مطبع الحق دہلی سے ستمبر 1912ء میں شائع کی۔ بار اول میں 1000 کی تعداد میں چھپی۔

آئینۂ صداقت

(کتاب حضرت مصلح موعود)

26X20/8 سائز کے 204 صفحات پر مشتمل یہ اہم کتاب دسمبر 1921ء میں حضرت مصلح موعود نے مولوی محمد علی صاحب کی کتاب "The Split" سے پیدا ہو سکنے والی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے تحریر فرمائی۔

کتاب کے آخر میں حضور نے یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔

"احمدیت...... خدا کا قائم کیا ہوا پودا ہے۔ اس کو کوئی اکھاڑ نہیں سکتا۔ خلافت اس کا لگایا ہوا درخت ہے۔ اس کو کوئی کاٹ نہیں سکتا۔ اس عاجز اور ناتواں وجود کو اسی نے اپنے فضل اور احسان سے اس مقام پر کھڑا کیا ہے۔ کوئی اس کے کام میں روک نہیں ہو سکتا۔"

آئینۂ کمالات اسلام

کتاب حضرت اقدس مسیح موعود

آئینہ کمالات اسلام کا دوسرا نام دافع الوساوس ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ اردو میں ہے اور دوسرا عربی میں۔ اردو حصہ کی تاریخ 1892ء ہے اور عربی حصہ 1893ء کے آغاز میں لکھا گیا۔ یہ فروری 1893ء میں مطبع ریاض ہند قادیان باہتمام شیخ نور احمد شائع ہوئی۔

عربی حصہ

حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کتاب کا عربی حصہ جو "التبلیغ" کے زیر عنوان تحریر فرمایا وہ حضور کی عربی میں پہلی تصنیف ہے...... اس کی تحریک جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے یوں ہوئی کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے 11۔ جنوری 1893ء کو حضرت اقدس سے عرض کیا کہ اس کتاب دافع الوساوس میں فقراء اور پیرزادوں کی طرف بھی بطور دعوت و اتمام حجت ایک خط شامل ہونا چاہئے۔ حضور کو یہ صلاح مولوی صاحب موصوف کی پسند آئی (ص 359) حضور فرماتے ہیں۔

"میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ خط اردو میں لکھوں۔ لیکن رات کو بعض ارشادات الہامی سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ خط عربی میں لکھنا چاہئے۔ اور یہ بھی الہام ہوا کہ ان لوگوں پر اثر بہت کم پڑے گا۔ ہاں اتمام حجت ہو گا۔"

(ص 360)

حضرت اقدس نے یہ خط بزبان عربی نہایت فصیح و بلیغ مقفیٰ و مسجّع عبارت میں لکھا۔ جو بجائے خود آپ کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔

آئینہ کمالات اسلام کی عنداللہ مقبولیت حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے (-)

یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

(ص 652)

حضرت مسیح موعود اپنی تالیفات "سرمہ چشم آریہ" "فتح اسلام" "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" کا ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

کہ ایک اور کتاب ہے جو میں نے ان دنوں تالیف کی ہے۔ اور وہ ان سب مذکورہ کتب پر سبقت لے گئی ہے۔ اس کا نام دافع الوساوس ہے اور وہ ان لوگوں کے لئے حد درجہ نافع ہے۔ جو (دین) کا حسن دکھانا اور مخالفوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 5۔ ص 547)

کتاب کا اردو حصہ صفحہ 358 تک ہے۔ صفحہ 359 تا صفحہ 596 تک کتاب عربی حصہ موسومہ بہ "التبلیغ" پر مشتمل ہے۔ صفحہ 597 تا صفحہ 604 تک محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب دیا گیا ہے اگلے آٹھ صفحات ایک مضمون موسومہ بہ "قیامت کی نشانی" پر مشتمل ہے۔ جس کے آخر پر 17۔ دسمبر 1892ء کی تاریخ ہے۔

اگلے 32 صفحات میں "کیفیت جلسہ سالانہ 27۔ دسمبر 1892ء بمقام قادیان ضلع گورداسپور درج ہے۔ اگلے چار صفحات میں ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ 1886ء شامل ہے جو حضرت اقدس نے 20۔ فروری 1886ء کو رقم فرمایا۔ اگلے چار صفحات پر لیکھرام کی نسبت پیشگوئی درج ہے۔ 1 نمبر پر صفحہ پر مشہور نظم حضرت اقدس:۔

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

صفحہ نمبر 5 تا 8 شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کی نسبت ہیں وہ حضرت اقدس کے ان کے حق میں ہونے والے ایک اعجازی نشان سے انکاری ہو گئے تھے۔ آپ نے شیخ صاحب مذکور سے فرمایا کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر وہ ایک معافی کا خط بغرض اشاعت نہیں بھجیں گے تو پھر مقدمہ میرا اور ان کا آسمان پر درج ہو گا۔

(مطبوعہ ریاض ہند قادیان)

صفحہ نمبر 9 پر براہین احمدیہ کی بابت ایک اشتہار ہے۔ صفحہ نمبر 10 پر ایک نظم ہے۔

صفحہ آخر پر بعنوان

Translation of the vernacular notice on reverse

صفحہ نمبر 9 کے براہین احمدیہ کی بابت اشتہار کا انگریزی ترجمہ درج ہے۔

بقیہ صفحہ 3

نہ پڑھو۔ اس طرح نماز کی قدر دل سے جاتی رہتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب میں فرمایا۔ "یہ خواب بہت صحیح ہے۔ اس کے متعلق میں نے بار بار جلسہ پر اور متعدد موقعوں پر توجہ دلائی ہے"

صحیح طریق

لبنیٰ عروج لاہور نوائے وقت کے ایڈیٹر کو لکھتی ہیں۔

مکرمی! انیسویں صدی تک برصغیر میں علماء کرام نے علماء ربانی کا کردار ادا کرتے ہوئے سینکڑوں غیر مسلم لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا تھا اور اپنے اعمال صالح کے نتیجہ میں دوسروں کے سامنے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کی تھی لیکن موجودہ صدی میں علماء کرام کا کردار گذشتہ صدی کے برعکس رہا ہے مثلاً جماعت احمدیہ کا فرقہ گذشتہ ایک صدی سے برصغیر کا ایک اہم ترین مسئلہ بنا ہوا ہے۔ تمام مکاتب فکر کی اجتماعی کوششوں کے باوجود یہ فرقہ ابھی تک اپنے آپ کو ایک اسلامی فرقہ تصور کرتا ہے؟ 1974ء میں ان کو غیر مسلم قرار دینے اور 1984ء میں آرڈی ننس کے بعد بھی جماعت احمدیہ کی شان و شوکت میں کوئی فرق نظر نہیں آیا اس کے برعکس تمام مکاتب فکر کے لوگوں کو دنیا بھر کے سامنے پشیمانی اٹھانی پڑی اس فرقہ کے لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم تمام مخالفتوں کے باوجود دن بدن ترقی کر رہے ہیں جس کے لئے وہ خصوصاً ایم ٹی اے کی مثال دیتے ہیں اور 161 ممالک میں احمدیت کے پھیلنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ اس اہم ترین مسئلہ کے لئے علماء کرام ان کے کافر قرار دینے پر خوشی منانے کی بجائے اپنی تمام تر صلاحیتیں (گذشتہ صدیوں کے علماء کی طرح) ان کو اسلام کی طرف راغب کرنے پر صرف کریں۔

(نوائے وقت لاہور۔ 12۔ اپریل 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ صاحب

اسرائیل اور فلسطین کا امن معاہدہ

اسرائیل اور فلسطین کے مابین 1993ء میں اوسلو کے مقام پر ایک امن معاہدے کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کو ہر لحاظ سے 1999ء میں مکمل کیا جانا تھا۔ شروع میں تو اس معاہدے پر عمل میں کافی پیش رفت ہوئی جس کا تمام دنیا نے خیر مقدم کیا لیکن اسرائیل کے موجودہ وزیر اعظم نتن یاہو کے برسراقتدار آنے کے بعد یہ معاملہ ٹھپ ہو گیا۔ نتن یاہو جب سے وزیر اعظم بنے ہیں ان کی کوشش یہ رہی ہے کہ کس طرح اوسلو معاہدہ کو ختم کیا جائے اور اس کی جگہ ایک نیا معاہدہ ہو جس میں اسرائیل اپنی من مانی شقیں داخل کر سکے۔

اس سلسلے میں امریکہ کا کردار جو کہ درحقیقت منصفانہ اور عادلانہ ہونا چاہئے تھا کافی مشکوک رہا۔ امریکہ کے سیاست دانوں کے بیانات تو ہر روز آتے رہے کہ اسرائیل کا رویہ غلط ہے اور اسے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اس دوران اس نے اسرائیل پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ اور یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ جب تک امریکہ اس سلسلے میں اپنا کردار ادا نہیں کرے گا۔ اسرائیل کبھی بھی اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئے گا اور معاملہ جوں کا توں رہے گا۔ حد یہ ہے کہ امریکہ نے ابھی ابھی اسرائیل کو پانچ ارب ڈالر کا اسلحہ دینے کا اعلان کیا ہے جس میں ایف سولہ اور پندرہ لڑاکا طیارے' جدید ترین راڈار' اور رات کے اندھیرے میں دیکھنے والے آلات اور میزائل شامل ہیں۔ اب ایسی صورت حال میں اسرائیل کو کیا ضرورت ہے کہ وہ فلسطینیوں سے کسی قسم کی سنجیدہ بات چیت کا آغاز کرے اور اس معاملے کو پرامن طریقہ پر نبٹانے کا طریقہ اپنائے۔

اس عرصہ میں امریکہ کے دیگر نمائندوں کے علاوہ سیکرٹری خارجہ مسز البرائٹ نے بھی کئی دورے کئے اور ہر دفعہ اپنے دوروں کے نتائج سے پرامید رہیں لیکن جلد ہی اسرائیل نے کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کیا جس نے امریکی سیاست دانوں کے بیانات کی قلعی کھول دی۔

اس وقت جو بڑا مسئلہ زیر غور ہے وہ یہ ہے کہ اسرائیل مغربی کنارے کے 13 فیصد حصہ سے اپنی فوجیں واپس بلالے۔ لیکن اسرائیل اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ بلکہ دھمکی دے رہا ہے کہ اگر فلسطین نے اپنی آزادی کا اعلان کیا تو مغربی کنارے کا بیشتر حصہ اسرائیل میں ضم کر لیا جائے گا۔ اور معاہدہ امن ختم کر دیا جائے گا امریکی حکام بھی اسرائیل کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے یاسر عرفات سے ہی یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ یک طرفہ اعلان آزادی نہیں کریں گے۔ اور مذاکرات سے اس معاملے کو طے کیا جانا چاہئے۔

اسرائیلی فوجوں کی واپسی فریقین کے مابین مذاکرات میں یہ بنیادی نقطہ ہے۔ اس سلسلے میں یاسر عرفات کا رویہ مثبت طرز کا ہے لیکن اسرائیل کے وزیر اعظم بضد ہیں کہ دریائے اردن کے مغربی کنارے سے اپنی تمام فوج نکالنے کے سلسلے میں وہ کوئی دباؤ قبول نہیں کریں گے۔

یہ تو تھی چند ہفتوں پہلے کی صورت حالات جو کہ نہایت افسوس ناک اور تشویشناک تھی۔ اور سارے مشرق وسطیٰ کو جنگ کی آگ میں دھکیلنے کے مترادف تھی۔ لیکن اب یہ خبر آئی ہے کہ دونوں لیڈروں نے واشنگٹن میں علیحدہ علیحدہ صدر کلنٹن سے ملاقات کی اور اس کے بعد مسز البرائٹ امریکی وزیر خارجہ کے ساتھ دونوں لیڈروں نے 90 منٹ تک گفت و شنید کی اور مغربی کنارے کے 13 فیصد علاقے فلسطین کو واپس کرنے پر صاد کیا گیا' اور اس سلسلے میں جو تھوڑی بہت شرائط نتن یاہو نے لگائیں ان کو یاسر عرفات نے معاہدہ کو بچانے کے لئے منظور کر لیا۔ جس سے ان کی اس خواہش کا اظہار ہوتا ہے کہ کسی طرح یہ امن معاہدے کی بیل منڈھے چڑھ جائے۔ اور اسرائیل اور فلسطین کی ریاست آپس میں امن و سکون سے رہ سکیں۔ اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک بھی اس آگ سے بچے رہیں۔

اس کے بعد صدر کلنٹن کے ساتھ بھی ان دونوں لیڈروں کی مشترکہ میٹنگ ہونے والی ہے جو اکتوبر کے وسط تک ممکن ہو سکے گی۔ اور اس میٹنگ میں معاہدے کے اس حصے کو حتمی شکل دی جائے گی۔

اپنے بہت سارے ساتھیوں کی مرضی کے خلاف یاسر عرفات نے یہ معاہدہ تسلیم کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ امن معاہدہ پر عمل کرنے میں سنجیدہ ہیں۔ اب نتن یاہو کو بھی چاہئے کہ وہ اس کا جواب اسی سپرٹ میں دیں۔ اور اس معاہدہ کے سلسلے میں مزید مشکلیں پیدا کرنے سے باز رہیں۔ لیکن اگر نتن یاہو نے اب بھی اپنی پرانی روش قائم رکھی اور قول و عمل کے تضاد کو نہ چھوڑا تو شائد اسرائیل کے باسیوں کے لئے بھی زندگی ایسی آسان نہیں رہے گی۔ حماس اور دیگر حریت پسند جماعتیں انتفادہ جیسی تحریکیں دوبارہ شروع کر کے اسرائیل کے ناک میں دم کر دیں گی اور عام فلسطینیوں کے جذبات غم و غصہ کا مقابلہ کرنا اسے اتنا آسان نہ ہو گا جتنا کہ وہ سمجھ رہے ہیں۔

اگرچہ اس وقت اسرائیل اور فلسطین کے درمیان دوبارہ مذاکرات شروع ہونے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں لیکن حتمی طور پر ان کے مستقبل کے متعلق کسی قسم کی پیشگوئی کرنا ناممکن ہے۔ اسرائیل کا پچھلا رویہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنی باتوں اور وعدوں پر قائم رہیں گے۔ بہرحال جو تاریکی اب تک پھیلی ہوئی تھی اس میں روشنی کی کرن نظر آنے لگی ہے اور امید کرنی چاہئے کہ اس دفعہ امن معاہدہ طے پائے گا اور مشرق وسطیٰ میں مستقل امن قائم ہونے کی امید پیدا ہو جائے گی۔

(ماخوذ)

گردوں کے امراض اور ان کا علاج

گردوں کا خاص کام یہ ہے کہ وہ بدن کا گندہ پانی' خون کے اندر سے کھینچ کر باہر نکال دیتے ہیں اس گندے پانی کے اندر بدن کے کئی ٹھوس فضلات گھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن میں دو خاص قابل ذکر یوریا اور یورک ایسڈ ہیں۔ اگر یورک ایسڈ خارج نہ ہو اور بدن میں جمع ہو جائے تو اس سے کئی امراض لاحق ہو جاتے ہیں جن میں جوڑوں کی مشہور بیماری گنٹھیا بھی شامل ہے گردوں کی بناوٹ کے خلئے نہایت ہوشیاری سے اچھی اور بری چیز کو پہچان کر خون کے اندر سے صرف نقصان پہنچانے والے بے کار مادوں کو باہر کھینچ لیتے ہیں اور مفید اور قیمتی پروٹین کو خون کے اندر ہی باقی رہنے دیتے ہیں۔ اس خون کی صفائی کے کام کے علاوہ گردے بلڈ پریشر کے کنٹرول میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انسانی جسم میں سب سے زیادہ خون کی گردش گردوں میں ہوتی ہے۔ اور صحت مند گردوں میں GFR (گلومیرولر فلٹریشن ریٹ) 125 ملی لیٹر فی منٹ ہے۔ گردوں کی خرابی کی صورت میں یہ ریٹ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ GER 10 گردوں کی خرابی کی علامت ہے اور GFR 5 گردوں کی مرض کی آخری سٹیج ہوتی ہے اور اس کا علاج صرف ڈیا سیس اور گردے کی تبدیلی ہوتا ہے۔

پیدائشی طور پر بھی گردے خراب ہو سکتے ہیں اور ان بیماریوں میں گردوں کا پھولا ہوا ہونا۔ گردوں کی نالیوں میں رکاوٹ ہونا یا گردوں میں پانی کی تھیلیاں (Cysts) ہونا شامل ہیں۔ ان تمام بیماریوں میں کچھ کے لئے آپریشن ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن سب کے لئے نہیں۔

گردوں کی بہت سی بیماریاں ہوتی ہیں مثلاً گردوں میں انفیکشن ہونا۔ گردوں میں پتھری بن جانا۔ بلڈ پریشر اور شوگر سے گردوں کا خراب ہو جانا۔ اور مختلف ادویات کے مضر اثرات سے گردوں کا خراب ہونا شامل ہیں۔ بلڈ پریشر اور شوگر کی بیماریوں کا اگر بروقت اور مناسب علاج کر لیا جائے اور مزید احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں تو یہ امراض گردوں پر اتنا برا اثر نہیں ڈالتیں لیکن اگر ان دونوں امراض کا صحیح علاج نہ کیا جائے اور احتیاطی تدابیر اختیار نہ کی جائیں تو ان کی وجہ سے گردے مکمل طور پر بھی ناکارہ ہو سکتے ہیں۔ گردے میں پتھری بن جانا بھی گردے کی بیماریوں میں ایک عام بیماری ہے۔ اس کے متعلق پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ صرف غیر متوازن خوراک کی وجہ سے بنتی ہیں۔ لیکن تازہ ترین سائنسی تحقیق کے مطابق انسانی جین (GENE) کا اس بیماری میں بہت کردار ہے۔ پتھری کو نکالنے کے لئے ادویات کا استعمال شعاعوں سے پتھری کو توڑ کر نکالنا۔ اور اسی طرح انڈوسکوپک سرجری (PCNL) سے بھی پتھری نکالی جا سکتی ہے۔ یہ تمام علاج اپریشن کے علاوہ ہیں۔

جب بھی انسانی جسم پر کوئی مضر بیکٹریا حملہ کرتے ہیں تو جسم کی قوت مدافعت ان مضر بیکٹریا کا مقابلہ کرتی ہے لیکن اگر انسانی قوت مدافعت کمزور ہو اور انفیکشن کا صحیح علاج بھی نہ کیا جائے تو یہ انفکشن خون کے راستے گردوں میں پھیل جاتا ہے اور ان کو خراب کر دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سال بھر میں کم از کم ایک دفعہ گردوں کا الٹرا ساؤنڈ ضرور کرا لینا چاہئے۔ اور اگر اس میں کسی قسم کی گردوں کی بیماری کی علامات معلوم ہوں تو ڈاکٹر سے فوراً رجوع کر کے اس کا فوری علاج کروانا چاہئے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ گردے بلڈ پریشر اور شوگر کا صحیح علاج نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہوتے ہیں۔ حالانکہ باقی دنیا میں انفیکشن کی وجہ سے گردوں کا خراب ہونا سرفہرست ہے۔ اس کے علاوہ گردوں کی پتھریاں بھی گردوں کو خراب کر سکتی ہیں اگر جسم سے پانی یا خون زیادہ بہہ جائے تو بھی گردے خراب ہو سکتے ہیں لیکن زیادہ تر یہ گردے علاج سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ لیکن 20 فی صد کے گردے مکمل طور پر خراب ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے گردوں کی خرابی ان وجوہات کے علاوہ غلط ادویات مثلاً درد کی دوائیوں کا بے دریغ استعمال اور حکیموں کے کشتہ جات بھی گردے خراب کر سکتے ہیں۔

جس طرح گردوں کے بیمار ہونے کی مختلف وجوہات ہیں۔ اسی طرح ان بیماریوں کی علامات بھی مختلف ہیں۔ مثلاً پتھری کی وجہ سے مریض کو کمر کے دونوں طرف یا ایک طرف شدید درد ہوتا ہے۔ یہ درد پیٹ کی طرف نیچے پیشاب کی نالی تک بھی جا سکتا ہے۔ اگر انفیکشن ہو تو مریض کو بخار کے ساتھ پیشاب میں جلن بھی ہو سکتی ہے۔ اگر بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے گردے مکمل طور پر خراب ہو جائیں تو مریض کو بھوک کم لگتی ہے اس کو الٹیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں ساتھ ہی تھکاوٹ اور کمزوری بھی ہو جاتی ہے۔ اور خون کی کمی کی وجہ سے چہرے پر پیلاہٹ آ جاتی ہے اور کچھ مریضوں میں پیشاب کی مقدار بھی کم ہو جاتی ہے۔ اگر اس طرح کی علامات ہوں تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔

گردوں کے مکمل طور پر خراب ہونے کی صورت میں دو علاج کئے جاتے ہیں ایک گردے یا گردوں کی تبدیلی دوسرا ڈیا سیس یعنی گردے کی صفائی بہرحال یہ دونوں علاج بہت مہنگے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی گردوں کی بیماریوں کے سلسلے میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنا چاہئیں۔ سب سے پہلے بلڈ پریشر اور شوگر کو کنٹرول میں رکھا جائے یہ غذا اور ہلکی پھلکی ورزش سے ممکن ہے۔ کھانے میں مرغن غذائیں اور مصالحہ دار چیزوں سے اجتناب ضروری ہے۔ جسم میں پانی کی کمی نہیں ہونے دینی چاہئے۔ لیکن حد سے زیادہ پانی کا استعمال بھی ٹھیک نہیں۔ اور سب سے ضروری بات کہ ڈاکٹر سے فوراً رجوع کیا جائے اور فوری طور پر علاج شروع کیا جائے۔

(ماخوذ جنگ سنڈے میگزین 26۔ جولائی 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب واقف زندگی ایم اے دارالرحمت شرقی الف ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

مورخہ 1998-10-3 مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں عزیزہ عصمت شریف بنت برادرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مرحوم مبشر بلاد عربیہ گیمبیا و استاذ الجامعہ کے نکاح کا اعلان کیا یہ نکاح عزیزم طاہر احمد صاحب ابن ناصر احمد صاحب پرویز پروازی حال کینیڈا کے ساتھ بعوض مبلغ۔/۲۵۰۰۰ ہزار کینیڈین ڈالر ہوا۔ عزیز طاہر احمد محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم مرحوم کے پوتا ہیں احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم کیکاؤس احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب کاہلوں ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ ڈاکٹر سعدیہ بشریٰ بنت مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب مہار ڈیفنس کالونی بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مورخہ 2- اکتوبر 1998ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ کیکاؤس احمد صاحب محترم چوہدری نذیر احمد صاحب (مرحوم) آف قادر آباد ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور محترم ملک بشیر احمد صاحب (مرحوم) ماڈل ٹاؤن کا نواسہ ہے۔ اور عزیزہ ڈاکٹر سعدیہ بشریٰ صاحبہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب (مرحوم) آف چندر کے منگولے ضلع نارووال کی پوتی اور محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب چیمہ آف چیلے کے ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ عزیزم شعیب احمد ولد مکرم عبدالحفیظ صاحب ساکن داتہ ضلع مانسہرہ جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(وکالت وقف نو)

○ مکرم محمود احمد صاحب اقبال پارک لاہور کی بیٹی طلعت شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب آئیوری کوسٹ میں بوجہ اعصابی تکالیف شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نصیر احمد خان صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کینیڈا لکھتے ہیں۔

خاکسار کو 4- ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح 6 بجے دل کی تکلیف محسوس کرنے پر فوری طور پر ہسپتال داخل ہونا پڑا۔

17- ستمبر کو ٹورانٹو جنرل ہسپتال میں بائی پاس کا اپریشن ہوا۔ جو بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ مکمل صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فرانس میں اعلیٰ تعلیم

○ (مرسلہ:- نظارت تعلیم- صدر انجمن احمدیہ- ربوہ)

مرکزی وزارت سائنس و ٹیکنالوجی پاکستان اور پاکستان میں واقع فرانس کے سفارت خانہ کے باہمی تعاون سے فرانس میں ان پاکستانی طلبہ و طالبات کے لئے پوسٹ گریجویٹ تعلیم کے لئے موقع فراہم کیا جا رہا ہے جن کی عمر 30 سال تک ہے۔ پوسٹ گریجویٹ تعلیم کا آغاز ماسٹرز پروگرام سے ہو گا جس کا اختتام Ph.D پر ہو گا۔ طلبہ کا انتخاب نومبر 1998ء میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی پاکستان اور فرانس کے پاکستان میں سفارت خانہ کے ذریعہ ہو گا۔

وہ طلبہ جنہوں نے 4 سالہ بیچلرز یا 2 سالہ ماسٹرز پروگرام (2 سالہ بیچلرز کے بعد) مکمل کیا ہو وہ مندرجہ ذیل مضامین میں فرانس میں داخلہ کے اہل ہوں گے۔

1- انجینئرنگ (الیکٹریکل- میکینکل- کیمیکل- سول) 2- ٹیلی کمیونیکیشن- 3- ایروناٹیکس- 4- میڈیکل سائنز- 5- بایو ٹیکنالوجی- 6- کیمسٹری- 7- ماحولیاتی سٹڈی- 8- بزنس اور مینجمنٹ-

ان کورسز میں تعلیم کا آغاز ستمبر 1999ء میں ہو گا لیکن طلبہ کو چند فرانسیسی زبان کے کورسز کرنے کے لئے جولائی 1999ء میں پہنچنا لازمی ہو گا۔ اس کے علاوہ ان کو جنوری 1999ء سے پاکستان میں واقع فرنچ کلچرل سینٹرز- (اسلام آباد- لاہور پشاور اور کراچی) سے فرانسیسی زبان کا کورس کرنا ضروری ہو گا۔ اس دوران طلبہ کے انٹرویو کی بنیاد پر ان کو فرانس کی مختلف یونیورسٹیوں میں داخلہ کنفرم کیا جائے گا۔

طلبہ کی عمر 30 سال تک اور B.E-M.sc- MBBS وغیرہ میں فرسٹ کلاس ہونا ضروری ہے۔

درخواست سادہ کاغذ پر مندرجہ ذیل کے ساتھ وزارت سائنس و ٹیکنالوجی واقع شہید ملت سکریٹریٹ (7 ویں منزل) اسلام آباد- (ٹیلی فون 9202225) کو 10- نومبر 1998ء تک پہنچ جانی چاہئے۔

1- ایک عدد Recommendation لیٹر

2- مارک شیٹ و ڈگریاں (فوٹو کاپی)

3- Biodata جو زیادہ سے زیادہ دو صفحات پر مشتمل ہو۔

4- فرانس میں متعلقہ مضمون کی تعلیم پر ایک صفحہ کا مضمون۔

5- 2 عدد رنگین پاسپورٹ سائز تصاویر

6- تعلیم کے اخراجات اٹھانے کا مالی سرٹیفکیٹ جن طلبہ کا انتخاب کیا جائے گا ان میں سے 20- طلبہ کو ٹیوشن فیس وغیرہ سے مستثنیٰ کیا جائے گا لیکن رہائش- ہوائی سفر وغیرہ کے اخراجات وہ خود برداشت کریں گے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت لیڈی ٹیچرز

○ نصرت جہاں اکیڈمی سینیئر گرلز سیکشن میں فزکس، ریاضی اور مطالعہ پاکستان پڑھانے کے لئے ایسی لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے جو انگلش میڈیم میں پڑھا سکتی ہوں یا پڑھانے کا تجربہ رکھتی ہو۔ اور اپنے اپنے مضمون میں ایم ایس سی بھی ہوں۔ اکیڈمی میں ملازمت کی خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں 30- اکتوبر تک پہنچا دیں یا دفتر سے فوری رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ شیخ نظام الدین صاحب آف لاہور وصیت نمبر 21667 نے کراچی سے 1974ء میں 18- ریٹی گن روڈ لاہور کا پتہ لکھوا کر وصیت کی تھی- موصیہ صاحبہ عدم رابطہ ہیں- اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو براہ کرم دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 4

(10) صدر انجمن احمدیہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری بھی رہے۔

(11) تحفہ الندوہ بھیجنے کے لئے جو نمائندے حضرت اقدس مسیح موعود نے مقرر فرمائے ان میں آپ بھی تھے۔

(12) مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے پاس اعجاز احمدی لے جانے والے وفد کے ایک ممبر آپ بھی تھے۔

(13) تعلیم الاسلام ہائی سکول کی زمین کی خرید آپ کے توسط سے ہوئی۔

(14) 1919ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو افغانوں کی جماعت کا امیر مقرر فرمایا اور فرمایا "ان کا حکم میرا حکم ہو گا"

(15) قادیان کے ڈاک خانہ کی ترقی اور اصلاح میں آپ کا بڑا ہاتھ تھا۔

(16) حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت میں آپ کی کوششوں کا دخل تھا۔

(17) حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور خلیفۃ المسیح الثانی اپنے سفروں میں ہمرکاب رکھتے۔

(18) مقدمہ کرم دین بھیں میں حضور کے ساتھ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بھی شامل تھے۔

(19) آپ نے سلسلہ کے لٹریچر میں نہایت عمدہ تصانیف کے ذریعہ گراں قدر اضافہ فرمایا۔

سیرت کے پہلو

آپ کے تمام خدوخال معیاری اور خوبصورتی لئے ہوئے تھے۔ وجیہ چہرہ اور آنکھیں چمکدار جن سے ذہانت ٹپکتی تھی۔ تیکھی ناک، فراخ پیشانی، اور کتابی چہرہ، اکہرے بدن کے مالک تھے۔ آپ تکلفات سے بے نیاز مگر نہایت سادہ صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔ جو حلال طیب غذا مل جاوے تناول فرما لیا کرتے۔ رہائش سادہ تھی۔ آپ کا کمرہ سادہ مگر کتابوں سے بھرا پڑا تھا۔ طرز کلام میں انتہا درجہ کی حق گوئی اور صاف گوئی تھی۔ آپ زبان کے استعمال سے متعلق جس قدر احکام ہیں ان پر بہت دلیری سے عمل کرتے تھے۔ کسی کو مشورہ دیتے تو اس شان سے سنجیدگی سے کہ گویا ایک حقیقی امانت کو ادا کر رہے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"حق گوئی میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب بہت دلیر اور صاف گو بلکہ برہنہ تلوار تھے"

عنفوان شباب سے ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ آپ میں نمایاں تھا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہایت احسن طریق پر آخری سانس تک فرماتے رہے۔ اپنی صبح کا آغاز نہایت خشوع و خضوع سے ادا کی گئی نماز تہجد سے فرماتے آپ کے وجود میں دعوت الی اللہ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ حج بیت اللہ کا شوق آپ کی دیرینہ خواہش تھی۔ یہ سعادت آپ کو 1927ء میں نصیب ہوئی۔ آپ کا سلوک اپنے ملازموں اور خادموں سے بھی ایسا ہوتا کہ وہ خادم بھی اپنے آپ کو گھر کے فرد سے الگ تصور نہ کرتے۔ حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ صحبت کے طفیل خدا تعالیٰ نے آپ کو الہام اور رؤیا کی نعمت سے بھی سرفراز فرمایا ہوا تھا۔ آپ کا خدا سے زندہ تعلق تھا۔

وفات

4 دسمبر 1957ء کو آپ پر بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ 5 دسمبر کو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور شام چار بجے کے قریب آپ کی روح پرواز کر کے مالک حقیقی سے جا ملی۔ سکندر آباد، حیدر آباد میں آپ کا جنازہ حسب وصیت محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے پڑھایا۔ بعد میں جلسہ سالانہ 1957ء کے موقع پر قادیان آپ کی نعش لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں اپنے آقا کے قدموں میں سپرد خاک ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 12- اکتوبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت درجے سنٹی گریڈ
13- اکتوبر- غروب آفتاب
14- اکتوبر- طلوع آفتاب

عالمی خبریں

بھارتی حکومت میں پھوٹ

کابینہ میں توسیع کے سوال پر بھارت کی مخلوط حکومت میں پھوٹ پڑ گئی- اتحادیوں کے علاوہ بی جے پی کے سینیئر رہنماؤں کے درمیان وزارتوں کے حصول کے لئے رسہ کشی بڑھ گئی- اس پر وزیر اعظم واجپائی نے توسیع کا معاملہ موخر کر دیا- بی جے پی نے الزام عائد کیا ہے کہ جے للیتا اور اکالی دل سخت سودے بازی کرنا چاہتے ہیں-

بھارتیوں کا فرار

پاکستانی علاقے میں مداخلت کرنے والے بھارتی فوجی جوابی کارروائی پر ساتھی کی نعش چھوڑ کر فرار ہو گئے- فلیگ میٹنگ میں نعش اور ہتھیار لے جانے کی اجازت دے دی گئی- مسئلہ کے حل کے لئے مزید میٹنگز متوقع ہیں- رینجرز کے نمائندے کا کہنا ہے کہ بھارت کو معافی کا کوئی جواز نہیں-

بھارت کا دعویٰ

بھارت کے ایٹمی توانائی کمیشن کے سربراہ پانچ ایٹمی دھماکوں کے بارے میں سرکاری دعوے پر قائم ہیں- پی چدمبرم نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہمیں یقین ہے کہ 5- ایٹمی دھماکوں کی قوت 60 کلوٹن تھی- ہمارا یہ اعلان درست ہے مغربی سائنسدانوں کا دعویٰ غلط ہے- مغربی سائنسدانوں کے ایک گروپ نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ دھماکے 16- کلوٹن کے تھے-

اردو کی تدریس

امریکہ کی متعدد یونیورسٹیوں میں اردو کی تدریس جاری ہے- ان میں شکاگو' برکلے' اسکانسن' ٹیکساس اور واشنگٹن کی یونیورسٹیاں شامل ہیں-

کوسووو میں مذاکرات ناکام

کوسووو کے بارے میں مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں- نیٹو حملہ کے لئے تیار ہے- امریکہ نے بی باون بمبار طیارے بھیج دیئے ہیں-

شام ترکی جنگ کا خدشہ

ترکی نے شام کے خلاف اپنا سخت رویہ برقرار رکھا ہوا ہے- ترکی نے کہا ہے کہ شام کے حمایتی عرب ملکوں کے خلاف بھی کارروائی کریں گے- عرب ممالک قوم پرستی کے جوش میں حدود سے تجاوز نہ کریں ہماری فوجیں شام کے خلاف بھرپور فوجی کارروائی کے لئے تیار کھڑی ہیں- شام کرد باغیوں کی مدد کر رہا ہے- شامی وزیر خارجہ نے مصر کے صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی- شام نے کہا ہے کہ ہم کردوں کی مدد نہیں کر رہے-

دنیا بھر میں اغوا برائے تاوان

دنیا بھر کے کئی ممالک میں اغوا برائے تاوان کا مسئلہ ایک مقبول صنعت بن گیا ہے- گزشتہ سال ان وارداتوں میں 60 فیصد اضافہ ہوا- دنیا بھر میں گزشتہ سال 14 سو اغوا ہوئے- ان میں کولمبیا کا ملک سرفہرست رہا ہے- میکسیکو دوسرے نمبر پر رہا ہے-

بوسنیا میں اجتماعی قبر

بوسنیا میں سربوں کے مظالم کی یادیں تازہ ہونے کا کوئی نہ کوئی سلسلہ نکل آتا ہے- گزشتہ دنوں ایک اجتماعی قبر دریافت ہوئی ہے جو 70 میٹر لمبی اور 10 میٹر چوڑی تھی- اس میں سے اب تک 200 نعشیں برآمد کی جا چکی ہیں یہ نعشیں پلاسٹک کے لفافوں میں بند کر کے دفن کی گئی ہیں اس قسم کے لفافے یوگوسلاویہ کی سرب فوج کے استعمال میں رہے ہیں-

اسامہ کو دعوت

کشمیر کے حریت پسندوں کی تنظیم حریت کانفرنس نے سعودی عرب کے باغی اسامہ بن لادن کو کشمیر آنے کی دعوت دی ہے- دعوت دینے کے لئے عبدالغنی لون اور علی گیلانی نے افغانستان کا دورہ کیا- یہ باتیں بھارتی خفیہ ایجنسیوں کے ایماء پر 1971ء میں بھارتی طیارہ اغوا کرنے والے ہائی جیکر ہاشم نے بتائی ہیں-

ملکی خبریں

بجلی سستی کر دی گئی

وزیر اعظم نواز شریف نے قوم کے نام ریڈیو اور ٹی وی پر ایک تقریر میں اعلان کیا ہے کہ بجلی 30 فیصد سستی کر دی گئی ہے- اس مقصد کے لئے ایڈیشنل سرچارج 50 فیصد کم کر دیا گیا ہے- وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے قوم سے بہت ہمدردی ہے- ان حالات میں اتنا ہی کر سکتا ہوں- یہ بہت بڑا اور مشکل فیصلہ ہے جو ہم نے کیا ہے- انہوں نے عوام سے توقع کی کہ اب وہ اپنے بل ٹھیک طریقے سے ادا کریں گے- کسی کو بجلی چوری نہیں کرنے دیں گے- اور چوری کرنے والوں کو قانون کے حوالے کریں گے- انہوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ بجلی کے بل عوام پر بجلی بن کر گر رہے تھے- انہوں نے بتایا کہ بجلی پیدا کرنے والے ایک ادارے حب کو کی بے قاعدگیاں پکڑی جا چکی ہیں- ہم نے قانونی اقدام کیا ہے- جس کے نتیجے میں توانائی کے شعبے میں چار ارب روپے سالانہ کی بچت ہوگی- اسی رقم سے بلوں میں ریلیف دی جا رہی ہے- بل 21- اکتوبر سے کم ہونگے- انہوں نے بتایا کہ اندھا دھند بجلی پیدا کرنے کے کارخانے لگانے سے واپڈا مشکلات کا شکار ہو گیا-

قوم کو مبارکباد

وزیر اعظم نے اپنے نشریاتی خطاب میں قوم کو مبارکباد دی کہ ان کی منتخب کردہ اسمبلی کو خدا نے نفاذ شریعت بل منظور کرنے کی سعادت بخشی- حمایت نہ کرنے والوں سے دلی ہمدردی ہے- تعجب ہے کہ مذہبی راہنما بھی رہنمائی کرنے کی بجائے رائے شماری کے وقت الگ تھلگ بیٹھے رہے- انہوں نے کہا کہ اسلام کو اپنی کسی غرض کے لئے استعمال کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا-

حب کو کے ساتھ معاہدہ منسوخ

حکومت کو حب کو کے ساتھ بجلی کا ترمیمی معاہدہ منسوخ کر دیا ہے- اس کے چیف ایگزیکٹو سمیت 10- افراد کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا ہے- احتساب بیورو کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ حب کو پاور پراجیکٹ سب سے بڑا فراڈ ہے- مسلم لیگ کے سابقہ دور حکومت میں ایک روپیہ 36 پیسے فی یونٹ کا معاہدہ ہوا تھا لیکن بینظیر حکومت نے آتے ہی بجلی کا معاوضہ بڑھانے کی ہدایت کر دی اور ریٹ 6 روپے 60 پیسے کر دیا گیا- انہوں نے بتایا کہ دو بڑی بجلی کمپنیوں حب کو اور کیپکو کے خلاف تحقیقات کی گئیں- اب حب کو کو 1992ء کے معاہدے کے تحت بجلی فراہم کرنی پڑے گی-

اندرون سندھ قوم پرستوں کا دھرنا

جیے سندھ و قومی محاذ کی جانب سے کالا باغ ڈیم اور مردم شماری کے خلاف ہزاروں افراد نے اتوار کے روز کراچی سے پشاور جانے والی قومی شاہراہ کو بند کر دیا- سکھر کے قریب ریلوے پھاٹک کو بند کر کے اسکی پٹڑیوں پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے- جبکہ سینکڑوں کارکن پٹڑیوں پر لیٹ بھی گئے- قومی شاہراہ چھ گھنٹے بند رہی- پنجاب سے جانے والی گاڑیاں روہڑی اور کراچی سے آنے والی ٹرینیں رانی پور اور گمبٹ میں رکی رہیں- ایم کیو ایم' شہید بھٹو گروپ' سندھ ساگر پارٹی نے مشترکہ جلوس نکالا- سندھی مہاجر بھائی بھائی اور سندھو دیش کے نعرے لگائے گئے-

پریس آرڈیننس

حکومت نے اعلان کیا ہے کہ پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس 1963ء کالا قانون ہے- یہ دوبارہ نافذ نہیں ہوگا- حکومت متفقہ اور قابل قبول قانون سازی کے لئے اخباری تنظیموں سے مذاکرات کر رہی ہے- اس وقت آر پی پی او نافذ العمل سمجھا جاتا ہے- یاد رہے کہ آر پی پی او نامی قانون 1988ء میں نگران دور میں نافذ کیا گیا تھا اس میں سابق قانون کی خامیاں دور کی گئی ہیں-

قاضی حسین احمد کا انتباہ

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے بتایا ہے کہ حالات خراب ہیں- پاک ایران جنگ ہو سکتی ہے-

شریعت بل کے مخالف

مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ شریعت بل کے مخالف مرتد اور باغی ہیں- حکومت قرآن اور فقہ نہ جاننے والے ججوں کو فارغ کر دے- شریعت بل کے مخالف کفر کے مرتکب ہوئے ہیں- ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے- ان کی ارتھیوں کو نذر آتش کیا جائے- ان کی سزا موت ہے- یہ ظالم اور بدکار ہیں-

لندن میں مظاہرہ

لندن میں عمران خان کی قیادت میں نواز شریف کے فلیٹوں کے سامنے پاکستانیوں نے مظاہرہ کیا- مظاہرے میں خواتین کی بڑی تعداد بھی شریک ہوئی- "کرپشن کی زنجیر نواز شریف اور بینظیر" کے نعرے لگائے گئے- مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ حکمرانوں کے ایک ایک فلیٹ کی قیمت سے کروڑوں پاکستانیوں کی قسمت بدل سکتی ہے-

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے
اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 218131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت برائے ڈسپنسر
(کوالیفائڈ)
شاہ میڈیکوز ربوہ
461

DT-145/6 کری روڈ
العطاء جیولرز
راولپنڈی
پروپرائیٹر: طاہر محمود
544986

امسال نازل ہونیوالی اللہ کی رحمتوں کے
مبارک موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت
میں مبارکباد
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434